جناب راسخ عرفانی

سازش کی ہے

سقوطِ ڈھاکہ کے جگر پاش المیہ سے متاثر ہو کر یہ شعر کہے گئے

یہ تو برحق ہے کہ اغیار نے سازش کی ہے
ساتھ کچھ اپنے ہی غمخوار نے سازش کی ہے

میرے ارماں کا چمن زار جلانے کے لیے
پے بہ پے برقِ شرربار نے سازش کی ہے

ماہِ تاباں کی جبیں پر ہیں دھندلکے طاری
چرخِ گرداں سے شبِ تار نے سازش کی ہے

رہزنِ دور کا شکوہ تو ہے رسماً، ورنہ
ہم سے خود قافلہ سالار نے سازش کی ہے

میں ہی برگشتۂ تقدیر ہوں وہ جس کے خلاف
اپنے ہی ہاتھ کی تلوار نے سازش کی ہے

ہائے کس منہ سے دھروں غیر پہ تہمت یارو
میری توہین کی غمخوار نے سازش کی ہے

میں کسی طور بھی دشمن سے نہ دبتا راسخ
مجھ سے تو بختِ سیاہ کار نے سازش کی ہے